رمضان اور احوال امت

تحریر: امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح آل طالب حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد اللہ کے بندو!

اللہ سے یوں ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے، اسلام کے مضبوط حصار کو پوری قوت سے پکڑ لو، حساب کیلئے کھڑے کئے جانے سے قبل اپنے آپ کا محاسبہ کر لو۔ اپنے نامہ ہائے اعمال اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے منور کر لو جب انہیں گردنوں میں ڈال دیا جائے گا اور جسم کے اعضاء اور زمین کے ٹکڑے بول اٹھیں گے کیونکہ تم پر کراماً کاتبین مقرر ہیں اور اللہ تعالیٰ حساب کو بہت جلد نمٹانے والا ہے۔

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾

[البقرۃ: ۲۸۱] ''اس دن کی رسوائی و مصیبت سے بچو، جبکہ تم اللہ کی طرف واپس ہو گے وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم ہرگز نہ ہو گا۔''

اے اہل اسلام! سال اپنے تمام تر شب و روز، اپنی صبحوں اور شاموں، اپنی نفرتوں اور رسوائیوں اور اپنی اچھائیوں اور برائیوں کے ساتھ ہمارے لئے گردش میں رہتا ہے۔ اس دوران نفس انسانی کو بہت سارے ایسے بوجھ، کمزوریاں اور تھکاوٹیں لاحق ہو جاتی ہیں جن سے بندے کا اللہ کی جانب سفر مشکل ہو جاتا ہے اور جن کی بناء پر آدمی اللہ کی رضا سے ہمکنار کرنے والے راستے کو طویل سمجھنے لگتا ہے۔ بلکہ کئی مرتبہ تو وہ راستے ہی سے اجنبیت محسوس کرنے لگتا ہے اور رفیق سفر سے اکتا جاتا ہے۔ یوں شب و روز کی سختیاں اسے پریشان کر ڈالتی ہیں اور وہ ایک طرف مصائب تو دوسری طرف امیدوں کے بوجھ تلے دب کر رہ جاتا ہے۔

چنانچہ نفس انسانی کو اس جھلملاتی دھوپ میں کسی ایسے سائے کی بے پناہ ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ سکون سے ہم آغوش ہو سکے۔ اس بحر حوادث میں اسے کوئی ایسا ساحل چاہیے جہاں وہ قرار پا سکے تاکہ نفس انسانی راحت سے بہرہ ور ہو اور آئندہ کیلئے زاد سفر سمیٹ لے۔ کیونکہ سفر طویل ہے، زاد سفر قلیل ہے اور راستہ انتہائی پر پیچ اور دشوار گزار......!

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک بابرکت مہینہ اور نیکیوں کا موسم بہار عطا کیا جس میں مسلمان

زادِ سفر سمیٹتا، توانائی حاصل کرتا اور تقویٰ کے مدارج طے کرتا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں نفوس کی پیاس بجھتی اور ان کے زخموں کا مداوا ہوتا ہے۔ ایک ایسا مہینہ جو روحوں پر برکتوں کی ایسی برکھا برساتا ہے جس میں ان کی فلاح کا سارا سرمایہ موجود ہوتا ہے۔ ایک ایسا ماہ مبارک جس میں بندہ اپنی خواہش نفس اور شیطان پر قابو پاتا ہے۔ رحمتوں کے فیضان اور لغزشوں کی بخشش کا موسم! لیل ونہار کا پہیہ چلتا رہا اور سال کے مہینے یکے بعد دیگرے گزرتے رہے اور اب رمضان المبارک ہم پر طلوع ہو چکا ہے چنانچہ اسے وہی عزت وتکریم دو جو اس کے شایان شان ہو، نیکی اور عبادتوں پر پختہ عزم سے کاربند ہو جاؤ۔

کتنے ہی عبادت گزار ایسے ہیں جو بے تابی سے اس کا انتظار کرتے رہے اور کتنے ہی متقین ایسے ہیں جو بے قراری سے اس کی راہ تکتے رہے...... اس کے انتظار میں وہ کس قدر تڑپتے رہے اور اس کی مبارک راتوں اور سحر کی ساعتوں کے لیے کس طرح وہ نگاہ شوق سے منتظر رہے؟ اس کی سحریوں میں انہوں نے کس قدر اسرار پائے اور اس مہینے میں اللہ واحد وقہار کے قرب کو انہوں نے کس طرح محسوس کیا؟ اس مہینے میں انہوں نے ایمان کی کتنی مٹھاس چکھی اور قرآن مجید کے سننے اور پڑھنے میں کس طرح وقت گزارا؟

یقیناً یہ بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے کہ اس نے ہمیں اپنے نفوس کی طہارت و پاکیزگی کیلئے، انہیں گناہوں سے صاف کرنے کیلئے اور انہیں بلندیوں اور فضیلتوں کے زینوں پر چڑھانے کیلئے یہ عظیم موسم عطا کیا۔ ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [البقرۃ:۱۸۳] ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔''

تقویٰ ڈر کا وہ احساس ہے جو روزہ دار اپنے دل میں محسوس کرتا ہے، ایسا ڈر جو بندے پر چھا کر اس کی روح کو روشن کرتا، اس کے نفس کو پاکیزگی عطا کرتا اور اس کے چال چلن کو سدھار دیتا ہے۔ رمضان اہل ایمان کے دلوں کی بہار اور صلحاء کا چراغ ہے۔ متقین کی سرشاری وفرحت اور عبادت گزاروں کی خوشخبری کا سامان ہے۔ اس مہینے میں جمال کی ساری رعنائیاں اور کمال کی ساری رنگتیں موجود ہیں۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرۃ:۱۸۵] ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق

کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس پر لازم ہے کہ اِس پورے مہینے کے روزے رکھے۔'' اس کا دن روزے سے عبارت ہے اور اس کی رات قیام کا نام ہے۔ اس کا شعار قرآن ہے اور اس کا لباس نیکی، صدقہ اور احسان ہے۔ اس میں دعا قبول کی جاتی اور سنی جاتی ہے اور نیک عمل آسمان کی بلندیاں عبور کر جاتا ہے۔ اس کی ہر رات میں لوگوں کو آگ سے آزادی کے پروانے دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ کہاں ہیں توبہ کرنے والے؟

رہا روزے داروں کا ثواب تو یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو خود خالق کریم کے سپرد ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کا ہر عمل اسی کیلئے ہے سوائے روزے کے، یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ عطا کروں گا۔ روزہ ڈھال ہے اگر تم میں سے کوئی شخص روزے سے ہو تو نہ بیہودہ گوئی کرے اور نہ چیخے چلائے اگر کوئی اس کے ساتھ گالی گلوچ کرے، اس کے ساتھ لڑے تو وہ کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں میسر آتی ہیں ایک خوشی کہ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری وہ خوشی کہ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ [صحیح بخاری وصحیح مسلم]

بخاری اور مسلم کی اسی حدیث کے ایک اور جگہ الفاظ اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ دار صرف میری وجہ سے اپنا کھانا، اپنا پینا اور اپنی خواہش ترک کر دیتا ہے۔'' صحیح مسلم میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''ایک رمضان دوسرے رمضان تک کی مدت کیلئے گناہوں کو ختم کرنے والا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' یہ بھی حدیث ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان آیا لیکن اس کی بخشش نہ ہو سکی۔'' یہ سب کچھ صرف اس بناء پر ہے کہ اس مہینے میں ایسی ایسی رحمتیں اور برکتیں ہیں کہ ان سے صرف وہی شخص محروم رہ سکتا ہے جو خود اپنے آپ کو ان سے محروم رکھے۔ چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب رمضان آجاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔''

اسی طرح بخاری اور مسلم ہی کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے بحالت ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

یادرکھو کہ رمضان کے استقبال کیلئے سب سے بہترین چیز توبہ ہے کیونکہ رمضان کا حق ادا کرنے کیلئے پوری سرگرمی سے وہی کام لیتا ہے جس کا نفس گناہوں سے بوجھل نہ ہو اور ایسا ہی شخص ہے جو اس کوشش میں رہتا ہے کہ میری طرف سے اللہ کے حضور صرف نیکی ہی پیش ہو۔ لیکن یہاں ایک بات توجہ کے قابل ہے کہ کچھ لوگ رمضان کی ابتداء کیلئے فلکیاتی سوجھ بوجھ رکھنے والوں اور بزعم خود چاند دیکھنے والوں کے اختلاف کو اچھالنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ وہ اس اختلاف کو اخباروں اور ذرائع ابلاغ میں اس انداز سے اچھالتے ہیں کہ جن کا سوائے اس کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ مسلمانوں کو عبادت کے متعلق شک میں مبتلا کیا جائے۔ ملکی اداروں اور اس کام کیلئے مخصوص کمیٹیوں کے اختیار کا مذاق اڑایا جائے۔ کچھ لوگ تو حسن نیت سے ایسا کرتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اسے شہرت اور ناموری کے حصول کیلئے ایک نادر موقع خیال کرتے ہیں۔ لیکن ہم ان سب سے کہتے ہیں کہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں اس کام میں پڑنے کی۔ خصوصاً ایسے ممالک میں جنہوں نے فرض کی ادائیگی اور اس مقدس مقام میں احتیاط کی نیت سے مخصوص کمیٹیاں تشکیل دی ہیں، اللہ کی قسم! یہ کافی ہیں۔ اگر کسی کے پاس کوئی انفرادی رائے ہو تو وہ متعلقہ شعبے سے براہ راست رابطہ کرے اور مسلمانوں کو تشویش میں ڈالنے سے گریز کرے۔

اللہ کے بندو! روزے سے مقصود صرف یہ نہیں کہ دوران روزہ بھوک برداشت کی جائے اور افطاری کے بعد پیٹ بھر لیا جائے۔ روزے کی اصل حکمت خواہشات نفس کی مخالفت کے ذریعے نفس کو دبانا اور مغلوب کرنا ہے۔ نفس کا تزکیہ کرنا اور اسے اس کی مرغوب چیزوں سے بچانا ہے، بھوک کے ماروں اور در بدر بھٹکنے والوں کی پریشانی کا احساس کرنا ہے۔ ان لوگوں کی خبر گیری کون کرے گا جو مصائب کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں اور جنگوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ جنگ انہیں تباہ حال کر رہی اور مسلسل کچل رہی ہے وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اللہ کے بعد ان کیلئے صرف تم ہو۔ اللہ ہی دینے اور روکنے والا ہے اور اللہ ہی پست کرنے والا یا بلند کرنے والا ہے اور اللہ ہی ہے جس نے اپنا عطا کردہ رزق تمہیں سونپا ہے تاکہ دیکھ لے کہ تم لوگ کیسے عمل کرتے ہو؟

یادرکھو کہ روز قیامت مومن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ ﴿وَ مَا أَنفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَ هُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ [سبا:۳۹] ''جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے وہ سب رازقوں سے بہتر رازق ہے۔''

اللہ تعالیٰ بھلائی کے ہر خواہش مند کی آرزوئیں پوری کرے اور ہر عمل کرنے والے کے اعمال قبول کرے۔ آمین۔

(بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)